سوال

سورۃ المائدہ کی وہ آیت میں جس میں یھود ونصاری کو اولیاء ودوست بنانے کی حرمت بیان کی گئی ہے، کیا اس کا معنی یہ ہے کہ ہم انہیں دوست اور حمایتی بھی نہ بنائيں ؟ کیونکہ بعض کا یہ کہنا ہے کہ : کہ آیت میں صرف مدد و تعاون کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، لیکن قرآن مجید کے انگلش ترجمہ میں اس کا معنی دوستی کیا گیا ہے، تو پھر ہم غیر مسلم بیوی سے کس طرح محبت کر سکتے اور اس سے شریعت اسلامیہ کے مطابق کس طرح معاملات کرینگے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

الحمد للہ

یھود ونصاری اور دوسرے کفار کے ساتھ معاملات کرنے میں شریعت اسلامیہ نے کچھ قواعد وضوابط اور قانون وضع کیے ہیں ان میں کچھ کو ہم ذیل میں آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں :

اول :

کافر کے ساتھ مباح امور اور معاملات میں بات چیت کی جا سکتی ہے۔

دوم :

کافر کو دوست اور ولی نہیں بنایا جاسکتا، کافر کو دوست اور ولی بنانے کی کئی ایک شکلیں اور صورتیں ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

ان سے مانوس ہو کر ان میں گھل مل جانا اور ان کے ساتھ رہنا، یا پھر انہیں دوست بنانا اور اپنے دلی دوست بنانا، یا مومنوں کے مقابلہ میں کافروں کو ترجیح دینا اور انہیں مقدم رکھنا، یا ان سے محبت والفت رکھنا، وغیرہ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اللہ تعالی اور روز قیامت پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہیں پائیں گے، اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کا کنبہ وقبیلہ کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں المجادلۃ (22)۔

سوم :

خرید وفروخت اور قرض وغیرہ کے معاملات کفار سے کیے جاسکتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے اسلحہ عاریتا حاصل کیا تھا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ یھودیوں سے غلہ خریدا تھا۔

اور اہل کتاب میں سے جو بیوی ہو اس کے ساتھ معاملات کرنے بھی صحیح ہیں، اس کے بارہ میں اللہ تعالی نے ہمیں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارہ میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ حسن سلوک ، احسان اور منصفانہ طور پر بھلے برتاؤ کرنے میں اللہ تعالی تمہیں منع نہیں کرتا ، بلکہ اللہ تعالی تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے الممتحنۃ (8) ۔

تو اس طرح اہل کتاب میں سے جو بیوی ہو اس کے ساتھ عدل انصاف اور احسان کرنا جائز ہوا ، اور اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ، اور نہ ہی یہ موالاۃ اور دوستی میں شمار ہوتی ہے ۔

کاسانی رحمہ اللہ تعالی نے بدائع الصنائع (270/2) میں کہا ہے :

مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مشرکہ عورت سے شادی کرے اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور مشرک عورتوں سے اس وقت تک شادی نہ کرو جب تک کہ وہ مومن نہ بن جائیں ۔

اور کتابیہ عورت یعنی اہل کتاب یہود و نصاری کی عورت سے شادی کرنا جائز ہے ، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیے گئے ہیں ان کی پاکدامن عورتیں بھی حلال ہیں ، جب کہ تم ان کے مہر ادا کرو ، اس طرح کہ تم ان کے باقاعدہ نکاح کرو المائدۃ (5) ۔

فرق یہ ہے کہ اصل میں تو کافرہ عورت سے مسلمان کا نکاح کرنا جائز نہیں ، کیونکہ کافرہ عورت سے شادی اور اس کے ساتھ مخالطہ میں باوجود اس کے دونوں کے مابین دینی دشمنی پائی جاتی ہے محبت و مودت اور سکون نہیں پایا جائے گا جو کہ نکاح کے مقاصد میں شامل ہے ۔

صرف اہل کتاب کی عورت سے اس کے اسلام لانے کی امید پر شادی کرنی جائز قرار دی گئی ہے ، اس لیے کہ وہ اجمالی طور پر پہلے انبیاء اور کتابوں پر ایمان رکھتی ہے ، اور صرف اس کا ایمان تفصیلی بنا پر صحیح نہیں اس بنا پر کہ اسے خلاف حقیقت بتایا گیا ہے اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ جب بھی اسے معاملے کی حقیقت کے بارہ میں بتایا جائے تو وہ اس پر متنبہ ہوگی ۔

اس کی حالت سے تو یہی ظاہر ہوا ہے جس پر اس کے معاملہ کی بنیاد ہے اور اس کی بنا دخواہشات اور طبعیت پر نہیں ، اور خاوند اسے اسلام کی دعوت دے گا اور اسے حقیقت حال کا بھی بتائے گا تو اس کا مسلمان کے نکاح ہونے کا فائدہ یہ ہوا کہ اس کے اسلام لانے کی امید ہوگی تو اس اچھے اور بہتر انجام کی بنا پر اس سے مسلمان کا نکاح جائز ہوا ۔

مشرک عورت کے خلاف کیونکہ اس نے اللہ تعالی کے ساتھ شرک خود اختیار کیا ہے اور اس کا انبیاء اور رسل پر ایمان بھی نہیں جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دلیل اور حجت کو مد نظر نہیں رکھتی ، اور نہ ہی دعوت و تبلیغ کے وقت اس کی طرف متوجہ ہی ہوتی ہے ، بلکہ وہ اپنے اباء و اجداد کی تقلید اور اپنے نفس کی خواہش پر جمی رہتی ہے ۔

تو اس طرح کافرہ اور مشرکہ عورت سے شادی کرنا اس بہت اور اچھے انجام سے خالی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان میں دینی دشمنی بھی پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے محبت و مودت بھی قائم نہیں ہوگی تو اس لیے ان کا آپس میں نکاح کرنا جائز نہیں ۔ اھ کچھ کمی بیشی کے ساتھ ۔

اور اپنی کتاب " حاشیۃ العدوی (273/1) میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

یہ قول (اور ہم اسے چھوڑتے ہیں جو تیرے ساتھ کفر کا ارتکاب کرتا ہے) یعنی ہم تیری علاوہ کسی اور کی عبادت کرنے والے سے محبت نہیں کرتے ، اور نہ ہی اس کی دین سے محبت کرتے اور نہ ہی اس کی طرف مائل ہی ہوتے ہیں ۔

اور یہ کتابی عورت سے نکاح کرنے میں معارض اور مخالفت نہیں کیونکہ کتابی عورت سے شادی کرنے میں اس کا میلان ہے اور اس سے نکاح معاملات میں سے ہے ، اور مراد دین سے بغض ہے ۔ اھ ۔

آپ مزید تفصیل اور فائدہ کے لیے سوال نمبر (34559) اور سوال نمبر (11793) اور (10342) اور (26721) اور سوال نمبر (23325) کا بھی مراجعہ کریں ۔

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

33862